

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 25 مارچ، 1960

دی سٹیٹ آف بمبئی

بنام

میسرز ایس ایس میر انڈالمیٹڈ

(پی۔بی۔ گیندر گڈ کراور کے۔ این۔ وانچو، جسٹس صاحبان)

ایکسائز ڈیوٹی۔ قابل ایکسائز اشیاء کی نقل و حمل کے مسلسل مراحل پر نفاذ۔ جوازیت۔ بمبئی
آبکاری ایکٹ، 1878 (بمبئی V، سال 1878)، دفعات 10، 19 اور 19A۔

مدعا علیہ کے پاس غیر ملکی شراب کے لیے تجارتی اور درآمدی لائسنس کے ساتھ ساتھ بمبئی
آبکاری ایکٹ کے تحت بائع کالا لائسنس بھی تھا۔ اس نے شراب کو بندھے ہوئے گودام میں رکھا۔ 2
اپریل 1948 کو اپیل کنندہ نے مدعا علیہ سے کہا کہ وہ ضروری ایکسائز ڈیوٹی ادا کرنے کے بعد بندھے
ہوئے گودام سے شراب نکال دے۔ مدعا علیہ نے ڈیوٹی ادا کی، نقل و حمل کے اجازت نامے حاصل
کیے اور شراب کو حاصل کیا، جس میں سے کچھ اس نے فروخت کی۔ 16 دسمبر 1948 کو اپیل کنندہ
نے غیر ملکی شراب پر ڈیوٹی کو دوگنا کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کیا اور مدعا علیہ سے اس شراب پر اضافی
ڈیوٹی ادا کرنے کا مطالبہ کیا جواب بھی اس کے گودام میں پڑی تھی۔ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ اس مال
ذخیرہ پر اضافی ڈیوٹی کا نفاذ جس پر ڈیوٹی اتارے گا مال گودام سے جاری ہونے کے وقت پہلے ہی ادا کی جا
چکی تھی، غیر قانونی ہے۔ اپیل گزاروں کا معاملہ یہ تھا کہ مدعا علیہ ریاست بمبئی کے اندر اس کے
احاطے سے دوسری جگہ لے جانے کے وقت شراب کی نقل و حمل پر موجود ڈیوٹی ادا کرنے کا پابند تھا:

قرار پایا گیا کہ اضافی ایکسائز ڈیوٹی کا نفاذ غیر قانونی تھا۔ ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد شراب کو مزید عائد
ہونے سے آزادانہ طور پر منتقل کیا جاسکتا تھا، سوائے اس کے کہ اسے اس علاقے میں منتقل کیا جائے
جہاں ڈیوٹی اس علاقے سے مختلف تھی جہاں ڈیوٹی ادا کی گئی تھی۔ ریاستی حکومت میں تجارت کے

دوران ہر نقل و حرکت پر ڈیوٹی عائد کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ اگرچہ قانون سازی میں شراب کی ہر نقل و حرکت پر ڈیوٹی عائد کرنے کا اختیار تھا، لیکن اس نے اس اختیار کا استعمال نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس نے ریاستی حکومت کو ایسا اختیار سونپا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 21، سال 1956۔

مقدمہ نمبر 246، سال 1956 میں مذکورہ عدالت عالیہ کے 17 فروری 1954 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والی اپیل نمبر 45، سال 1954 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 12 اگست 1954 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے ایچ جے امریگر، این این کیسوانی اور آرتھج دھبر۔

جواب دہندگان کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سینٹلاوڈ، ایس ایم دوپاش اور جی گوپال کرشنن۔

25.1960 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے دیا۔

وانچو، جسٹس یہ بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے۔ اس کے نمٹارے کے لیے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں۔ میسرز ایس مرانڈا لمیٹڈ (جسے اس کے بعد مدعا علیہ کہا جاتا ہے) ایک کمپنی ہے اور اس کے پاس مارچ 1949 کے آخر تک بمبئی آبکاری ایکٹ (بمبئی V، سال 1878) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے تحت غیر ملکی شراب کے تجارتی اور درآمدی لائسنس کے ساتھ ساتھ بائع کالا لائسنس بھی تھا۔ یہ شراب کو بندھے ہوئے گودام میں رکھتا تھا۔ 2 اپریل 1948 کو مدعا علیہ کو ریاست بمبئی (جسے اس کے بعد اپیل کنندہ کہا جاتا ہے) نے مطلع کیا کہ وہ ضروری ایکسائز ڈیوٹی ادا کرنے کے بعد اتارے کا مال گودام سے شراب نکال دے۔ اس خط کے مطابق، مدعا علیہ نے ڈیوٹی ادا کی اور اپیل کنندہ سے نقل و حمل کے اجازت نامے حاصل کیے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اتارے کا مال گودام خود مدعا علیہ کے احاطے میں تھا اور ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد جو کچھ ہوا وہ یہ تھا کہ شراب اب بانڈ میں نہیں رہی بلکہ مدعا علیہ کے قبضے میں آگئی۔ نقل و حمل کے اجازت نامے 5 اپریل 1948 کو جاری کیے گئے اور اس کے بعد مدعا علیہ نے شراب اپنے قبضے میں لے لی اور اس میں سے کچھ فروخت کر دی گئی۔ 16 دسمبر 1948 کو اپیل کنندہ کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن

جاری کیا گیا (جسے اس کے بعد نوٹیفکیشن کہا گیا ہے) جس کے تحت غیر ملکی شراب پر ڈیوٹی کو دوگنا کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ سے اپیل کنندہ نے کہا کہ وہ اس شراب پر اضافی ڈیوٹی ادا کرے جو اب بھی اس کے گودام میں پڑی ہے اور اسے یہ بھی بتایا گیا کہ جب تک اضافی ڈیوٹی ادا نہیں کی جاتی اسے اس شراب سے نمٹنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ مدعا علیہ نے اس مطالبے پر اعتراض کیا لیکن احتجاج کے تحت ڈیوٹی ادا کی، جو دو لاکھ روپے سے زیادہ تھی۔ اس کے بعد مدعا علیہ کی طرف سے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 80 کے تحت اپیل گزار کو نوٹس دیا گیا اور اس کے بعد بمبئی عدالت عالیہ کی اصل طرف ایک مقدمہ دائر کیا گیا۔

مدعا علیہ کی بنیادی دلیل تھی کہ نوٹیفکیشن جہاں تک اس نے غیر ملکی شراب کے اسٹاک اختیار سے باہر ڈیوٹی عائد اور عائد کی تھی جس پر ڈیوٹی اتارے کا مال گودام سے جاری ہونے کے وقت پہلے ہی ادا کی جا چکی تھی، غیر قانونی، غلط اور ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر تھا اور خاص طور پر ایکٹ کی دفعہ 19 کے دائرہ کار سے باہر تھا۔ اس لیے مدعا علیہ نے اس ڈیوٹی کی واپسی کا دعویٰ کیا جو اس نے احتجاج کے تحت ادا کی تھی اور ادائیگی کی تاریخ سے وصولی کی تاریخ تک 6 فیصد سالانہ سود بھی۔

اپیل کنندہ نے اس مقدمے کی مخالفت کی، اور اس کا مقدمہ یہ تھا کہ نوٹیفکیشن درست تھا اور یہ کہ مدعا علیہ محصولات کو اس کے احاطے سے ریاست بمبئی کے اندر کسی دوسری جگہ لے جانے کے وقت اس کی نقل و حمل پر موجود ڈیوٹی ادا کرنے کا پابند تھا۔

اس طرح واحد سوال جو زیر غور آیا وہ یہ تھا کہ کیا نوٹیفکیشن کے تحت عائد اور عائد کردہ اضافی ڈیوٹی قانونی طور پر عائد کی گئی تھی۔ اس مقدمے کی سماعت کرنے والے فاضل جج کی رائے تھی کہ قانون سازی کے لیے یہ مجاز ہے کہ جب بھی قابل محصول اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جائے تو ان پر ٹیکس عائد کیا جائے اور یہ اختیار ریاستی حکومت کو سونپا گیا جو اس طرح قابل محصول اشیاء پر ڈیوٹی عائد کرنے کی مجاز تھی جو نہ صرف ایک بار جب انہیں شروع میں منتقل کیا جاتا تھا بلکہ اس کے بعد بھی جب بھی انہیں ریاست کے اندر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا تھا اس سے پہلے کہ سامان صارفین کے ہاتھ میں چلا جائے، اور مقدمہ خارج کر دیا۔

مدعا علیہ نے برطرفی کے خلاف اپیل کی۔ اپیل کی سماعت ڈویژن بنچ نے کی اور اسے منظور کر لیا گیا اور مقدمے کو مخصوص شرحوں پر سود کے ساتھ خارج کر دیا گیا۔ ڈویژن بنچ کی رائے تھی کہ دفعات 10 اور 19 کو ایک ساتھ پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب دفعات 19 میں مذکور ڈیوٹی ادا کی گئی

تھی، تو دفعات 10 میں موجود ممانعت کو دفعات 19 کی وضاحت کے تابع غائب ہونا چاہیے۔ اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 19A کا پہلا فقرہ واقعی دفعہ 19 کا فقرہ تھا اور اس شرح کا فقرہ کرتی ہے جس پر ڈیوٹی ادا کی جانی تھی اور یہ کہ نوٹیفکیشن کے ذریعے اس فقرہ کے قیود کے خلاف مزید ڈیوٹی کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔

ہمارے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے بنیادی دلیل ہے کہ قانون سازی کے لیے ایک سے زیادہ نکات پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرنے کا اختیار ہے اور اس معاملے میں قانون سازی اور حکومت کی طرف سے یہی کیا گیا ہے جب اس نے دسمبر 1948 میں نوٹیفکیشن بنایا تھا تو وہ ایکٹ کی توضیحات پر عمل پیرا تھی۔ اس سلسلے میں ایکٹ کے دفعہ 3(10)، 10 اور 19 پر انحصار کیا گیا تھا، اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ان تینوں دفعات کو ایک ساتھ پڑھنے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ نوٹیفکیشن درست تھا اور ریاستی حکومت کے اختیارات کے اندر تھا۔

نوٹیفکیشن کا متعلقہ حصہ ان شرائط میں ہے:-

"بمبئی آبکاری ایکٹ، 1878 (بمبئی V، سال 1878) کی دفعہ 19 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اور اس کے تحت جاری کیے گئے تمام پچھلے احکامات اور نوٹیفکیشن کی جزوی خلاف ورزی کرتے ہوئے، یعنی، جہاں تک وہ منسلک شیڈول A اور B کے کالم 1 میں بیان کردہ قابل محصول اشیاء پر عائد ایکسائز اور کاؤنٹر ویننگ ڈیوٹی کے نفاذ سے متعلق ہیں، حکومت بمبئی کو یہ ہدایت دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ -

(a) ایکسائز یا کاؤنٹر ویننگ ڈیوٹی، جیسا بھی معاملہ ہو، شیڈول A کے کالم 1 میں بیان کردہ ایکسائز اہل اشیاء پر اس کے کالم 2 اور 3 میں بیان کردہ شرح پر عائد کی جائے گی، جب ایسی ایکسائز اہل اشیاء -

(i) مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 9 کے ذیلی دفعہ (1) کی دفعات کے مطابق صوبے میں درآمد کیا گیا؛

یا

(ii) صوبے میں مذکورہ ایکٹ کے تحت قائم کسی شراب خانہ، ڈسٹری یا گودام سے جاری کیا گیا؛

یا

(iii) مذکورہ ایکٹ کے تحت ٹریڈ اینڈ امپورٹ لائسنس رکھنے والے افراد کے احاطے سے

صوبے کے اندر کسی بھی جگہ منتقل کیا جائے:

بشرطیکہ ایسی کوئی ڈیوٹی ان قابل محصول اشیاء پر عائد نہیں کی جائے گی جو برطانوی بھارت میں درآمد کی گئی ہیں اور بھارتیہ نرخ ایکٹ، 1934، یا سی کسٹم ایکٹ، 1878 کے تحت ڈیوٹی کی اس طرح کی درآمد پر ذمہ دار تھیں:

بشرطیکہ مزید یہ کہ اگر ایسی قابل محصول اشیاء پر ان کی درآمد، اجرا یا صوبے میں کسی جگہ یا اس کے اندر استعمال کے لیے نقل و حمل کے لیے ایکسائز ڈیوٹی کاؤنٹر ویکنگ ڈیوٹی پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے تو عائد کی جانے والی ڈیوٹی کی رقم مذکورہ شیڈول میں بیان کردہ نرخوں پر واجب الادا ڈیوٹی کی رقم اور ایسی اشیاء پر پہلے ہی ادا کی گئی رقم کے درمیان فرق ہوگی۔ اور

(b)....."

پھر شیڈول پر عمل کریں جو طے کرنا غیر ضروری ہے۔ نوٹیفیکیشن کے ذریعے شیڈول میں بیان کردہ نرخوں پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے جب ان اشیاء کو مذکورہ ایکٹ کے تحت تجارتی اور درآمدی لائسنس رکھنے والے افراد کے احاطے سے ریاست کے اندر کسی بھی جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔ دوسرا فقرہ، تاہم، یہ فراہم کرتی ہے کہ جہاں ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں کچھ ایکسائز ڈیوٹی پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے، نوٹیفیکیشن کے تحت عائد کی جانے والی ڈیوٹی کی رقم نوٹیفیکیشن کے تحت واجب الادا ڈیوٹی اور پہلے سے ادا کردہ ڈیوٹی کے درمیان فرق ہوگی۔

لہذا تنگ سوال یہ ہے کہ کیا یہ اضافی ڈیوٹی ریاست بمبئی کی طرف سے قانونی طور پر عائد کی جا سکتی ہے اور اس کا جواب اپیل کنندہ کی طرف سے انحصار کردہ ایکٹ کی تین توضیحات منحصر ہوگا۔ دفعہ 3(10) "نقل و حمل" کی تعریف کرتا ہے جس کا مطلب ہے "ریاست کے اندر کسی دوسری جگہ سے ایک جگہ منتقل ہونا۔ یہ تعریف بہت وسیع ہے اور ریاست کے اندر کسی بھی مرحلے پر ایک جگہ سے دوسری جگہ تک محصولات کی کسی بھی نقل و حرکت کا احاطہ کرے گی۔"

پھر دفعہ 10 آتا ہے، جس کا متعلقہ حصہ ان شرائط میں ہے۔

"کوئی نشہ آور اور بھنگ برآمد یا نقل و حمل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ۔

(i) باب VI کے تحت قابل ادائیگی ڈیوٹی، اگر کوئی ہو، ادا کر دی گئی ہے یا اس کی ادائیگی کے لیے

بانڈ پر عمل درآمد کیا گیا ہے۔

اس طرح یہ دفعہ کسی بھی قابل محصول چیز کی نقل و حمل سے منع کرتا ہے جب تک کہ باب VI (جو ڈیوٹی کے موضوع سے متعلق ہے) کے تحت قابل ادائیگی ڈیوٹی ادا نہ کی گئی ہو۔

آخر میں، ہم دفعہ 19 پر آتے ہیں جو چارجنگ دفعہ ہے اور ان شرائط میں ہے۔

"ایکسائز ڈیوٹی یا کاؤنٹر ویکنگ ڈیوٹی، جیسا بھی معاملہ ہو، ایسی شرح یا شرحوں پر جو ریاستی حکومت ہدایت کرے، عام طور پر یا کسی مخصوص مقامی علاقے کے لیے، کسی قابل محصول شے پر عائد کی جاسکتی ہے۔"

(a) دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (1) کی دفعات کے مطابق درآمد کیا گیا؛ یا

(b) دفعہ 10 توضیحات کے مطابق برآمد یا نقل و حمل؛ یا

(c) دفعہ 14 یا دفعہ 15 کی توضیحات کے مطابق دیئے گئے لائسنس کے تحت تیار کیا گیا؛

بشرطیکہ۔

(i) کسی بھی ایسی چیز پر ڈیوٹی اس طرح عائد نہیں کی جائے گی جو بھارت میں درآمد کی گئی ہو اور بھارتیہ نرخ ایکٹ، 1894 یا سی کسٹم ایکٹ، 1878 کے تحت ڈیوٹی کی اس طرح کی درآمد پر ذمہ دار تھی:

وضاحت۔ ڈیوٹی اس دفعہ کے تحت ان جگہوں کے مطابق مختلف نرخوں پر عائد کی جاسکتی ہے جہاں کسی قابل محصول شے کو استعمال کے لیے ہٹایا جانا ہے، یا اس طرح کے شے کی مختلف طاقتوں اور معیار کے مطابق۔

یہ دفعہ ریاستی حکومت کو وہ شرح یا نرخ طے کرنے کا اختیار دیتا ہے جس پر محصولات کی نقل و حمل پر ڈیوٹی عائد کی جائے گی۔ دفعہ کی وضاحت ریاستی حکومت کو ان جگہوں کے مطابق مختلف شرحوں پر محصولات عائد کرنے کے اختیارات دیتی ہے جہاں کسی قابل محصول شے کو استعمال کے لیے ہٹایا جانا ہے یا اس طرح کی شے کی مختلف طاقتوں اور معیار کے مطابق۔

اپیل کنندہ کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ لفظ "نقل و حمل" کی بہت وسیع تعریف اور ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر دفعہ 10 میں موجود نقل و حمل کی ممانعت کے پیش نظر یہ واضح ہے کہ جب بھی نقل و حمل ہوتی ہے تو ڈیوٹی دفعہ 19 کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ شرح پر قابل ادائیگی

ہو جاتی ہے اور یہ کہ ان دفعات میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو کسی بھی طرح سے نقل و حمل کے ہر مرحلے پر ڈیوٹی عائد کرنے کے اختیار کو محدود کرے۔ اگر اس دلیل کو قبول کر لیا جائے تو اس کا منطقی طور پر مطلب یہ ہوگا کہ ہر بار جب کسی ایکسائز ایبل آرٹیکل کی نقل و حمل ہوتی ہے تو ڈیوٹی اس وقت تک ادا کرنی ہوگی جب تک کہ ایکسائز ایبل آرٹیکل اصل میں استعمال نہ ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں جب مثال کے طور پر، ایکسائز ایبل چیز کو اتارے کا مال گودام سے تھوک فروش کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے تو اسے اس پر ڈیوٹی ادا کرنی ہوگی؛ جب کوئی تھوک فروش کسی خوردہ فروش کو فروخت کرتا ہے تو تھوک فروش کے احاطے سے خوردہ فروش کے احاطے تک نقل و حمل کا پابند ہوتا ہے اور ڈیوٹی کو دوبارہ ادا کرنا ہوگا۔ آخر میں جب خوردہ فروش اسے کسی صارف کو فروخت کرتا ہے تو پھر خوردہ فروش کی جگہ سے صارف کی جگہ تک نقل و حمل ہوگا اور ڈیوٹی تیسری بار ادا کرنی ہوگی۔ مزید اگر اپیل کنندہ کی طرف سے درخواست کی گئی تشریح کو قبول کر لیا جاتا ہے، تو اوپر بیان کردہ معاملات میں ڈیوٹی بار بار ادا کرنی ہوگی، حالانکہ شرح وہی رہے گی۔ یہ حقیقت کہ اس خاص معاملے میں شرح میں تبدیلی کی گئی تھی اور ریاستی حکومت نے صرف اضافی ڈیوٹی کا مطالبہ کیا تھا، اس ایکٹ کی تین توضیحات تشریح کے سوال کو متاثر نہیں کرے گی جس سے ہمارا تعلق ہے۔ کیا اس وقت یہ قانون سازی کا ارادہ تھا جب اس نے توضیحات ڈیوٹی عائد کرنے کے لیے کی تھیں، اس حقیقت سے قطع نظر کہ شرح میں تبدیلی کی گئی تھی یا نہیں، بار بار ایک قابل محصول شے کے طور پر اتارے کا مال گودام سے تھوک فروش کو، تھوک فروش سے خوردہ فروش کو اور خوردہ فروش سے صارف کو منتقل کیا جاتا تھا؟ یہ سچ ہے کہ توضیحات اس طرح کا التزام کرنے کا مجاز تھا؛ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ تین التزام جو ہم نے اوپر بیان کیے ہیں، اس طرح کا التزام کرنے کے مترادف ہیں۔ اپیل کنندہ کی طرف سے سری امریگر منصفانہ طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ اگر ڈیوٹی کی شرح میں تبدیلی نہیں کی جاتی تو مدعا علیہ کی طرف سے کسی بھی فروخت پر مزید ڈیوٹی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا جس کے نتیجے میں نقل و حمل ہو سکتا ہے اور یہ کہ تھوک فروش کی طرف سے خوردہ فروش کو یا خوردہ فروش کی طرف سے صارفین کو فروخت کرنے پر دوبارہ وہی ڈیوٹی وصول کرنے کا رواج نہیں تھا حالانکہ ان فروختوں کے نتیجے میں نقل و حمل ہوتی ہے سوائے اس کے کہ جہاں دفعہ 19 کی وضاحت لاگو ہوتی ہے۔ اگر یہ عمل قانون کے مطابق ہے جب ڈیوٹی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے تو ہم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ایکسائز ایبل آرٹیکل جس پر ایک بار ڈیوٹی عائد کی گئی تھی، شرح میں اضافے پر فرق کے برابر مزید ڈیوٹی کا ذمہ دار کیسے ہوگا، (سوائے اس کے کہ جہاں دفعہ 19 کی وضاحت لاگو ہوتی ہے)۔ ہمیں دفعہ 10 میں کچھ بھی نظر نہیں آتا جس میں کہا گیا ہو کہ جب بھی نقل و حمل ہوتا ہے، ڈیوٹی ادا کی جانی چاہیے حالانکہ ڈیوٹی پہلے ہی ادا کی جا چکی ہوتی ہے جب

کسی قابل محصول شے کی پہلی نقل و حمل ہوتی ہے۔ دفعہ 10 جس چیز کی ممانعت کرتا ہے وہ محصولات کی نقل و حمل ہے جب تک کہ اس پر ڈیوٹی ادا نہ کی گئی ہو۔ ایک بار ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد دفعہ 10 کے تحت ممانعت اب لاگو نہیں ہوتی، جب تک کہ معاملہ دفعہ 19 کی وضاحت میں شامل نہ ہو۔ "نقل و حمل" کی تعریف کتنی ہی وسیع ہو سکتی ہے، یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا دفعہ 10 کے تحت ممانعت ان محصولات پر بھی لاگو ہوتی ہے جن پر ڈیوٹی ادا کی گئی ہے۔ دفعہ 10 کے سادہ پڑھنے پر، اس دفعہ کے تحت ممانعت قابل محصول اشیاء کی نقل و حمل پر لاگو نہیں ہو سکتی جس پر ڈیوٹی ادا کی گئی ہو۔ دفعہ 19، جو کہ چارجنگ دفعہ ہے، دفعہ 10 کی توضیحات کے مطابق نقل و حمل پر ڈیوٹی عائد کرنے کا التزام کرتا ہے۔ یہ ہمیں دفعہ 10 پر واپس لاتا ہے اور سوال یہ ہے کہ کیا ایک بار ڈیوٹی کی ادائیگی کے ذریعے ممانعت کو ہٹا دیا گیا ہے، دفعہ 10 میں کچھ ایسا ہے جس کے لیے ضروری ہے کہ اس سامان کی نقل و حمل کے لیے ڈیوٹی دوبارہ ادا کی جائے جس پر ڈیوٹی ادا کی گئی ہے۔ جیسا کہ ہم دفعہ 10 کو پڑھتے ہیں ہمیں اس میں کچھ بھی نہیں ملتا ہے جس کے تحت ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد نقل و حمل کے لیے دوبارہ ڈیوٹی ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ممانعت ہمیشہ دفعہ 19 کی وضاحت کے تابع ہوتی ہے۔ اس وضاحت کے تحت اگر مختلف خطوں میں مختلف محصولات ہیں اور قابل محصول شے جس نے ایک خطے کی محصولات ادا کی ہیں اسے دوسرے خطے میں منتقل کر دیا جاتا ہے جہاں محصولات مختلف ہیں تو اضافی رقم ادا کرنی ہوگی تاکہ اس خطے میں نقل و حمل کی ممانعت کو ختم کیا جاسکے۔ لیکن وضاحت کے تحت آنے والے معاملات کے علاوہ ہم دفعہ 10 کو پڑھنے کا کوئی جواز نہیں دیکھ سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک ہی قابل محصول شے پر بار بار ڈیوٹی عائد کرنے کا اختیار دیتا ہے کیونکہ یہ تجارت کے دوران، جیسے کہ اتارے کا مال گودام سے تھوک فروش اور تھوک فروش سے خوردہ فروش اور خوردہ فروش سے صارف تک جاتا ہے۔ واضح طور پر، اس لیے، ایک بار جب ڈیوٹی کی ادائیگی ہو جاتی ہے اور دفعہ 10 کے تحت ممانعت کو ہٹا دیا جاتا ہے تو ڈیوٹی ادا شدہ محصولات کی نقل و حمل مزید عائد ہونے سے آزاد ہو سکتی ہے، سوائے اس کے کہ اسے کسی ایسے علاقے میں منتقل کیا جائے جہاں ڈیوٹی اس علاقے سے مختلف ہو جہاں ڈیوٹی ادا کی جاتی ہے۔

نہ ہی ہمیں ریاستی حکومت میں دفعہ 19 کے الفاظ میں تجارت کے دوران ہر حرکت پر ڈیوٹی عائد کرنے کا کوئی اختیار ملتا ہے۔ دفعہ 19 ریاستی حکومت کو صرف دفعہ 10 کے مطابق نقل و حمل پر ڈیوٹی کی شرح طے کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ تجارت کے دوران محصولات کی نقل و حرکت کے دوران ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے تک ڈیوٹی عائد کرنے کے اختیار کے قانون میں ریاستی حکومت کو کہیں

بھی کوئی وفد نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ قانون سازی کے پاس ہر تحریک پر ڈیوٹی عائد کرنے کا اختیار ہے، لیکن جیسا کہ ہم ان تین توضیحات پڑھتے ہیں جن پر انحصار کیا گیا ہے، ہمیں قانون سازی کی طرف سے اس اختیار کا کوئی استعمال نہیں ملتا ہے۔ نہ ہی ہمیں قانون سازی کی طرف سے ریاستی حکومت کو اس طرح کے کسی اختیار کا کوئی وفد ملتا ہے۔ لہذا ڈویژن بنج کی طرف سے یہ نظریہ کہ ایک بار دفعہ 19 میں مذکور ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد دفعہ 10 میں موجود ممانعت کو ختم ہونا چاہیے، (ہمیشہ دفعہ 19 کی وضاحت کے تابع)، اور یہ کہ دفعہ 19 میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو ریاستی حکومت کو ایکسٹریٹیوٹل سامان کی پیشرفت کے دوران ایک سے زیادہ بار اور ایک سے زیادہ نکات پر ایکسٹریٹیوٹل عائد کرنے کا کوئی اختیار تفویض کرتا ہو جب تک کہ وہ اتارے کا مال گودام سے باہر نہ نکل جائے جب تک کہ وہ صارف تک نہ پہنچ جائے، ہماری رائے میں درست ہے۔ اس معاملے میں یہ متنازعہ نہیں ہے کہ دفعہ 19 کی وضاحت لاگو نہیں ہوتی ہے۔

اب فقرہ 19A کے پہلے فقرے کی طرف رخ کرتے ہوئے، یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ فقرہ ڈیوٹی عائد کرنے کے طریقے سے متعلق ہے۔ لیکن پہلا فقرہ اس سے بھی آگے جاتا ہے اور یہ طے کرتی ہے کہ جہاں اتارے کا مال گودام سے جاری ہونے پر ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے وہ جاری کرنے کی تاریخ پر نافذ العمل ہوگی۔ ہم ڈویژن بنج سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس فقرہ کا دفعہ 19A سے کوئی منطقی تعلق نہیں ہے اور یہ زیادہ مناسب طریقے سے دفعہ 19 کا فقرہ ہوگا۔ اس کا ادائیگی کے طریقے سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کا تعلق اتارے کا مال گودام سے جاری ہونے کی تاریخ پر رائج شرح پر ادائیگی کرنے کی ذمہ داری سے ہے۔ اگر ایسا ہے تو، ٹیکس کی مقدار کا تعین ہمیشہ اس فقرہ کے ذریعے کیا جاتا ہے جو ہمیشہ دفعہ 19 کی وضاحت سے مشروط ہے اور اس کے بعد اس میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں دفعہ 15A کا بھی حوالہ دیا گیا تھا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ دفعہ بہت زیادہ احتیاط کے اقدام کے طور پر داخل کیا گیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ دفعہ 10 سے آگے نہیں جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ان معاملات میں ادائیگی کے وقت اور طریقہ کار کا تعین کرتا ہے جہاں شراب خانے یا شراب کشید گاہ یا گودام یا ایکٹ کے تحت قائم یا لائسنس یافتہ اسٹوریج کی دوسری جگہ پر قابل استعمال اشیاء رکھی جاتی ہیں جہاں اس طرح کے اسٹوریج سے پہلے ڈیوٹی ادا نہیں کی جاسکتی ہے۔

یہ چارجنگ دفعہ نہیں ہے اور اسے دفعہ 19 سے آگے جانے کے لیے نہیں پڑھا جاسکتا جو کہ چارجنگ دفعہ ہے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ اس بنیاد پر بھی اس معاملے میں مدعا علیہ سے کوئی اضافی ڈیوٹی نہیں لی جاسکتی کیونکہ دفعہ 19 کی وضاحت کا یہاں کوئی اطلاق نہیں ہے۔

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔